السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ بنام حاجی حمل فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیوی بنام وسندی،ایک بہن بنام آدن اور ایک ماں کی طرف سے بھائی اور ایک کزن اسمٰعیل۔مسمات وسندی کو14 بڑے جانور اپنے ماں باپ کی طرف سے ملے ہوئے ہیں۔وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق کس کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن دفن کا خرچہ نکالنے کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے پھر اگر جائز وصیت کی ہے تو اسے کل مال کے تیسرے حصے تک سے ادا کیا جائے۔پھر باقی ملکیت منقول خواہ غیر منقول کو ایک روپیہ قرار دے کر وارثوں میں وارثت اس طرح تقسیم ہوگی۔

فوت ہونے والا حاجی حمل ملکیت 1 روپیہ

وارث : بیوی وسندی 4 آنے،بہن 8 آنے،ماں کی طرف سے بھائی 2 آنے 8 پائی چچازاد کزن 1 آنہ 4 پائی۔

باقی مسمات وسندی کو ماں باپ کی طرف سے ذاتی طور پر 14 بڑے جانور ملے ہیں ان کی مالک خود مسمات وسندی ہے کسی اور کا اس میں حصہ نہیں ہوگا۔

نوٹ :......اگر مذکورہ سوال صحیح ہے تو جواب بھی درست ہے۔اور اگر سوال غلط لکھوایا گیا ہے تو اس کا جواب یہ نہیں ہے۔

جدید اعشاریہ نظام تقسیم

کل ملکیت 100

بیوی 4/1/25

اخیافی بھائی 6/1/16.66

بہن 2/1/50 چچازاد کزن عصبہ 8.34

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 624

محدث فتویٰ